میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ آج شاہ صاحب کے افکار و تعلیمات کی اشاعت کی ضرورت نہیں لیکن اس کے باوجود یہ سوال اپنی جگہ رہتا ہے کہ شاہ صاحب کی فکری دعوت سے ہمارے ہاں کیوں ذہنی بیداری پیدا نہیں ہوئی۔

میں نے اس مسئلہ پر تھوڑا سا غور کیا ہے اور اس بارے میں میری جو رائے ہے، وہ بھی لکھتا ہوں۔ شاہ صاحب کی ایک مذہبی تجدیدی دعوت تھی اور ہر مذہبی تجدیدی دعوت کی طرح یہ دو اجزا سے مرکب تھی، ایک جزو اتباعِ سلف اور وجدانی اور جذباتی اپیل کا تھا۔ اور دوسرا عقلیت کا۔ بدقسمتی سے اس دعوت کی جو عملی شکل بنی اس میں تمام تر جزو اول الذکر پر رہا، اور جزو ثانی سے بے اعتنائی برتی گئی۔ اور اس کا وہ نتیجہ نکلا جو آج ہمارے سامنے ہے۔

احمد سعید

سمن آباد، لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ماہنامہ الرحیم کا تیسرا نمبر موصول ہوا۔

فلسفہ ولی اللہی کے پیاسے مدت سے آس لگائے بیٹھے تھے کہ قدرت کی جانب سے اچانک ان کی تشنگی کو بجھانے کا سامان ایک مستقل ادارے کی طرف سے ہو رہا ہے، یہ خدا کا فضل ہے اور احسان۔

جو بھی کتابیں اور مطبوعات اس فلسفے کے متعلق آپ کی جانب سے شائع ہوں یا دوسرے اداروں کی ہوں یا حضرت سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے کتابچے جو شروع سے اب تک چھپے ہیں میں وہ سب چاہتا ہوں۔ "الرحیم" نیا ہے ابتدائی خامیاں آگے چل کر درست ہو جائیں گی حق جل مجدہ سے دعا ہے کہ یہ ادارہ پھلے اور پھولے اور اس کا نور اکناف عالم کو منور کرے۔

ولی اللہی فلسفہ صرف پاکستانیوں کا حق نہیں ہے اور نہ فقط مسلمانوں کا ورثہ ہے بلکہ یہ تو نوع انسانی کا فلسفہ ہے جو اسے اخلاق کے ساتھ سمجھیں، وہی اس کے مستحق ہیں والسلام

احقر حکیم عبدالغفور سرہندی شہداد پور، ضلع سانگھڑ

محمد سرور پرنٹر پبلشر نے سعید آرٹ پریس حیدرآباد سے چھپوا کر شائع کیا